324

غیر مبایعین سے بعض اہم مطالبات

غیر مبایعین ہمارے جن مطالبات کا تا حال کوئی جواب نہیں دے سکے۔ ان میں سے پانچ مطالبات کا ذکر قبل ازیں کیا جا چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں اب بعض اور مطالبات بیان کئے جاتے ہیں:۔

چھٹا مطالبہ

امیر غیر مبایعین جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں کہا تھا۔ کہ:۔

"مجھے بہت سے قادیانی اصحاب سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ انہوں نے خود کہا ہے۔ کہ ہماری ضمیریں ماری گئی ہیں۔ ہماری آزادی سلب کر لی گئی ہے۔ ہم اپنی مرضی سے بول نہیں سکتے"۔

(اخبار پیغام صلح ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

جناب مولوی صاحب سے دریافت کیا گیا تھا۔ کہ وُہ "بہت سے قادیانی اصحاب" ہیں سے صرف دس ایسے اشخاص کے نام بتلائیں۔ جنہوں نے مندرجہ بالا بات خود کہی ہو۔ یا صرف اس شہر کا نام ہی بتلا دیا جس شہر کے احمدی اصحاب نے آپ سے یہ کہا ہو۔ مگر مولوی صاحب ابھی تک اس کا کوئی جواب نہیں دے سکے:۔

ساتواں مطالبہ

جناب مولوی محمد علی صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصنیف "حقیقۃ النبوۃ" کے متعلق گزشتہ سال کہا تھا۔ کہ:۔

"اس کتاب میں بے شمار متضاد باتیں موجود ہیں۔ میں اس کتاب کے ایسے صفحات دکھا سکتا ہوں۔ جن میں اوپر کچھ لکھا ہے۔ اور اسی صفحہ میں نیچے کچھ لکھا ہے"۔ (پیغام صلح ۱۸۔ اپریل ۱۹۴۰ء)

مولوی صاحب سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وُہ ان "بے شمار متضاد" باتوں میں سے صرف دس متضاد باتیں کتاب "حقیقۃ النبوۃ" سے پیش کریں۔ مگر جواب ندارد:۔

آٹھواں مطالبہ

"پیغام صلح" ۱۸۔ اپریل ۱۹۴۰ء کے مندرجہ بالا دعوے کی بناء پر ہم نے یہ بھی مطالبہ کیا تھا۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصنیف "حقیقۃ النبوۃ" کے دس ایسے صفحات کے نمبر بتائیں۔ جن میں بقول ان کے "اوپر کچھ لکھا ہے اور اسی صفحہ میں نیچے کچھ لکھا ہے"۔

ساتھ ہی یہ بھی رعایت دی گئی تھی۔ کہ اگر مولوی صاحب یہ کہیں۔ کہ میں نے ان صفحات کے نمبر اپنے اخبار میں شائع کرنے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ بلکہ "دکھا سکتا ہوں" کے الفاظ کہے ہیں۔ تو اگر مولوی صاحب اطلاع دیں۔ تو جماعت احمدیہ کے چند دوست ان کی خدمت میں ان صفحات کو دیکھنے کے لئے حاضر ہو سکتے ہیں۔ مگر مولوی صاحب نے اس مطالبہ کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔

نواں مطالبہ

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ایک رسالہ میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ:۔

"امام ابو حنیفہ کا یہ مذہب ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ دل سے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہدے۔ تو وہ مومن ہو جاتا ہے۔ چاہے پھر اس سے شرک۔ کفر۔ یا ظلم سرزد ہو"

(مسئلہ کفر و اسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب صہ)

ہم نے بار بار مطالبہ کیا۔ کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کونسی مخفی کتاب آپ کے ہاتھ میں آگئی ہے۔ جس میں ان کا یہ مذہب بیان ہے۔ یا ان کے کس شاگرد نے ان سے یہ مذہب نقل کیا ہے؟ مگر مولوی محمد علی صاحب ہمارے اس مطالبہ پر اب تک بالکل خاموش اور ساکت ہیں۔ اور انہوں نے کوئی معقول جواب نہیں دیا:۔

دسواں مطالبہ

مولوی محمد علی صاحب نے پیشگوئی اسمہٗ احمد کے متعلق یہ ثابت کرنے کے لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم مبارک احمدؐ تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ایک دفعہ یہ عبارت منسوب کی تھی۔ کہ:۔

"حضرت صاحب تو فرماتے ہیں۔ کہ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بشکم آمنہ عفیفہ میں تھے۔ تب فرشتہ نے ظاہر ہو کر کہا۔ کہ اے آمنہ تو بیٹا جنے گی۔ اس کا نام احمدؐ رکھنا۔ اور میاں صاحب فرماتے ہیں:۔

"آپ کی والدہ نے ہرگز آپ کا نام احمدؐ نہیں رکھا۔ یہ بات کسی کی بنائی ہوئی ہے"!

میاں صاحب غور کیجئے۔ کس کی بنائی ہوئی بات ہے۔ مسیح موعود کی"!

(پیغام صلح جلد ۲ ہ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء)

ہماری طرف سے متعدد مرتبہ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں یہ درخواست کی گئی۔ کہ وُہ مہربانی کر کے اس عبارت کا کہ:۔

"اے آمنہ تو بیٹا جنے گی اس کا نام احمدؐ رکھنا" حوالہ بتائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُس کتاب رسالہ۔ یا اشتہار کا نام بتائیں جس میں ایسا لکھا ہے۔ مگر ہمارے اس مطالبہ کا بھی کوئی جواب نہیں دیا گیا:۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ر شہادت ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۹½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو نماز جمعہ کے بعد حرارت کی شکایت ہوگئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پھر علیل ہوگئی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

آج نماز جمعہ کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتدا میں اسلام اور احمدیت اور دنیا میں امن و صلح اور سلطنت برطانیہ کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی۔

میاں گوہر دین صاحب زیروی کل لاہور میں فوت ہوگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج ان کی نعش یہاں لائی گئی۔ بعد نماز جمعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

لنڈن کے احمدیوں کے متعلق تازہ اطلاع

لنڈن ۳ر اپریل۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس حسب ذیل تار ارسال کرتے ہیں:۔

ہوائی حملے اب معمولی ہوتے ہیں۔ عبد الوہاب صاحب بی۔ اے اور مسٹر ڈیرنگ امریکن نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ خواجہ عبد المنان صاحب ہندوستان روانہ ہو چکے ہیں تمام ممبران بخیریت ہیں دعا کی درخواست ہے۔

جماعت احمدیہ گورداسپور کا تبلیغی جلسہ

۳۰ر مارچ بروز اتوار جماعت احمدیہ گورداسپور کا تبلیغی جلسہ صبح گیارہ بجے سے پانچ بجے شام تک ہوا۔ اگرچہ اشتہارات نہایت ہی تنگ وقت میں طبع کرائے گئے تھے۔ اور جماعتوں کو پوری طرح اطلاع نہ دی جا سکی تھی۔ تاہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے حاضری تسلی بخش ہوگئی۔ پہلے وقت میں مولوی دل محمد صاحب نائب مہتمم تبلیغ۔ جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بی۔ اے آکسن کی تقاریر ہوئیں۔ نماز ظہر اور عصر کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل کی تقریر ختم نبوت کے موضوع پر ہوئی۔ جو نہایت دلچسپی سے سنی گئی۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ بفضلہ تعالےٰ پیش نہیں آیا۔ جلسہ پورے پانچ بجے دعا پر ختم ہوا۔

خاکسار۔ عطاء محمد سیکرٹری تبلیغ گورداسپور

درخواستہائے دعا

(۱) مولوی محمد صادق صاحب مبلغ میدان کے ایک مخلص دوست ہارمن صاحب سخت بیمار ہیں (۲) بدر الدین صاحب انز عالم کا لڑکا عبد اللطیف بیمار ہے۔ نیز خود ان کو مخالفین مالی نقصان پہونچانے کے درپے ہیں (۳) محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان بعارضہ آشوب چشم بیمار ہیں (۴) مستری احمد حسن صاحب ملتان کو ایک قتل کے مقدمہ میں سزائے موت کا حکم ہوگیا ہے۔ جس کی آخری اپیل پریوی کونسل میں کی گئی ہے (۵) مرزا عبد الرؤف صاحب قادیان کی خوشدامن صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء کی تقریر

عنقریب شائع ہونے والی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی وہ معرکۃ الآرا تقریر جو حضور نے "سیر روحانی" کے موضوع پر ۱۹۳۸ء میں فرمائی تھی۔ اور جس کے بعض حصوں کا تفسیر کبیر میں بھی ذکر آچکا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء کے موقعہ پر نہایت اچھے کاغذ پر شائع ہو جائے گی۔ حجم کا اندازہ ۱۳۰ صفحات ہے قیمت کا اعلان بعد میں کیا جاسکے گا۔ تمام جماعتیں اپنے اپنے نمائندوں کو اس کتاب کی خریداری کی نسبت اطلاع دے دیں۔ تاکہ وہ مجلس مشاورت پر روحانی مائدہ حاصل کر کے احباب کو اس سے لطف اندوز فرما سکیں۔ اس طرح یہ کتاب ان کو نہایت آسانی سے مل سکے گی۔ (انچارج تحریک جدید)

تحریک جدید کے مجاہدین کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا اسوہ حسنہ

جو دوست تحریک جدید کی قربانیوں میں اس غرض سے شامل ہوئے ہیں۔ کہ وہ اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔ وہ اس کوشش میں ہیں۔ کہ سال ہفتم کا چندہ جلد سے جلد ادا کر دیں۔ تاکہ ابتدائے سال میں ادا کرنے کی وجہ سے وہ سابقون میں آجائیں۔ ایسے تمام احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے باوجود سخت مقروض ہونے کے تحریک جدید سال ہفتم کا دو ہزار چار سو چھتیس روپیہ کا عطیہ عطا فرمایا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس اسوہ حسنہ کو تحریک جدید کے مجاہدین کے پیش کرتے ہوئے درخواست ہے۔ کہ ان میں سے جو دوست سابقون میں آنا چاہتے ہیں وہ آج سے ہی اس فکر میں لگ جائیں۔ اور ایسا ماحول پیدا کریں۔ کہ ۳۱ر مئی تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیں۔ نہ صرف ہندوستان کی جماعتوں کے افراد ہی توجہ فرمائیں۔ بلکہ بیرون ہند کے کارکن اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب بھی اپنا عہد پورا کرنے کی کوشش کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مدرسہ احمدیہ کے کھلنے کے متعلق ایک ضروری اعلان

پہلے بھی اخبار الفضل کے ذریعہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ اب دوبارہ بطور یاد دہانی لکھا جاتا ہے۔ کہ ۷ر اپریل ۱۹۴۱ء کو صبح ۷ بجے مدرسہ احمدیہ نئے تعلیمی سال کے لئے کھلے گا۔ تمام طلباء کا وقت مقررہ پر مدرسہ میں حاضر ہو جانا ضروری ہے۔ جو طالب علم پہلے سے مدرسہ میں داخل ہیں۔ وہ کسی عذر کی وجہ سے ہی کیوں نہ دیر کریں۔ اگر وہ ۷ر اپریل کو حاضر نہ ہوں گے۔ ان کا نام رجسٹر حاضری سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور پھر جب وہ آئیں گے تو علاوہ نئے سرے سے داخلہ لینے کے ۴ر یومیہ مزید لئے جائیں گے دیر کا عذر خواہ بیماری ہو خواہ یہ کہ ہم مجلس مشاورت کے موقعہ پر آئیں گے یا کچھ اور ہر صورت میں ان سے نیا داخلہ لیا جائے گا۔ اور جرمانہ ۴ر یومیہ الگ ہوگا۔ اور یہ بھی ۱۵ر اپریل تک رعایت ہوگی۔ اس کے بعد کسی صورت میں بھی داخلہ نہ ہوگا۔ لیکن جو نئے طالب علم چہارم پرائمری پاس کر کے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر ضرور قادیان پہونچ جائیں۔ کیونکہ ۱۵ر اپریل ۱۹۴۱ء کے بعد نئے طلباء کا [illegible]

اعلان تعطیل۔ ۱۷ر شہادت (۱۷ر اپریل) کو جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ۱۸ تاریخ کا اخبار الفضل شائع نہیں ہوگا۔ مینیجر

پُرانی و نایاب تحریریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آج سے چھیاسٹھ ۶۶ سال پہلے کے

دو اشتہارات

نظارت تالیف و تصنیف کا ایک شعبہ کار یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پُرانی روایات کو جمع کیا جائے۔ جب سے یہ خدمت اس عاجز ہیچ کارہ کے سپرد ہوئی ہے۔ صحابہ کرام سے روایات و واقعات جمع کرنے کے علاوہ خاکسار پُرانے اخبارات و رسائل و کتب کا مطالعہ بھی کر رہا ہے۔ اور الحمد للہ کہ اس طریق پر بھی ایک نہایت قیمتی ذخیرہ جمع ہو گیا ہے اور بعض ایسی تحریریں میری نظر سے گزری ہیں۔ جو اس سے پہلے جہاں تک مجھے علم ہے۔ احمدیہ لٹریچر میں نہیں آئیں۔ یا مکمل صورت میں پیش نہیں ہوئیں۔ بعض واقعات سلسلہ کے مخالف و معاند نے کسی اپنی تحریر میں ایسے لکھ دیئے ہیں جن سے علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غیر معمولی فوق العادت برتری و فتحمندی ثابت ہوتی ہے۔ یا کسی ایسے [illegible] علمی و مذہبی کارنامے کا پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ مسلمہ مد مقابل ہونے کے لحاظ سے اتمام حجت کے لئے کافی سمجھا جا سکتا ہے۔ ارادہ ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً ایسی پُرانی تحریروں میں سے کچھ احباب کی خدمت میں پیش کرتا رہوں۔ ازانجملہ مفصلۂ ذیل انعامی اشتہارات ہیں جنہیں میں نے اخبار منشور محمدی بنگلور مطبوعہ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ قمری ہجری میں پایا۔ یہ وہ اخبار ہے۔ جس میں حضور گاہے گاہے مضامین ارسال فرمایا کرتے تھے۔

اس کی نسبت مجھے کچھ مزید لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ایک اعلان اس اشتہار کے ساتھ شائع کروایا ہے جس میں بتایا ہے۔ کہ اس اشتہار کا کیا مقصد ہے۔ اور یہ کس طرح تمام اہل مذاہب پر اتمام حجت کرتا ہوا دینِ قیّم اسلام کی صداقت کو روشن کر دے گا۔

نیازمند فضل حسین احمدی مہاجر۔ قادیان

پانسو روپیہ کا اشتہار

میں اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کر کے پنڈت دیانند صاحب سوامی کو خصوصاً۔ اور دیگر پنڈتان۔ اور علمائے مسیحی کو عموماً بطور اشتہار وعدہ دیتا ہوں۔ کہ اگر ان لوگوں میں سے کوئی صاحب متفرق مقاموں کے قول جو وید یا انجیل میں بابت تاکید التزام حق گوئی۔ اور راست روی۔ اور صدق شعاری کے صریح صریح موجود ہوں۔ بقید تعداد تکرار تاکید کے ایک فہرست میں نمبروار جمع کریں۔ یعنی یہ ظاہر کر کے دکھلا دیں۔ کہ مثلاً راست گوئی کے بیس مقام وید میں آئے ہیں۔ یا تیس مقام میں آئی ہے۔ بعد اس کے ایک نقل اس فہرست کی دستخطی اور مُہری اپنے ہمارے پاس بھیج دیں۔ اور میں اس جگہ سے ایک فہرست مکمل اُن آیات۔ اور اقوال کی جو ہم کو خدا تعالےٰ نے بابت لازم پکڑنے صدق اور راستی کے کل اقوال اور افعال میں ارشاد فرمایا ہے۔ بعد ثبت دستخط اپنے کے بھیج دوں گا۔

بعد ملاحظہ اور پڑتال صحت کے اگر نمبر مقامات۔ وید یا انجیل نے جو مضمون تاکید راست گوئی پر بطور تذکیر یا ترغیب یا تبشیر یا انذار یا مدح یا ذم کذب کے دلالت کرتے ہوں۔ ہماری فہرست پیش کردہ سے تعداد میں سے زیادہ نکلیں۔ اگرچہ ایک نمبر میں زیادتی ہو۔ یا برابر نکلیں۔ یا ثلث کم نکلیں۔ یا نصف کم نکلیں۔ تو میں مبلغ پانچ سو روپیہ (۵۰۰) اُس شخص کو دوں گا۔ جو ایسی فہرست پیش کر کے ثابت کرے۔ اور اگر ادا میں توقف ہو۔ تو شخص غالب کو اختیار ہو گا۔ جو بموجب قانون معاہدہ مجریہ حال اور ایکٹ ۱۸۷۷ء کے روپیہ عہدنامہ ہذا کا بذریعہ سرکار سے وصول کرلے۔ لیکن بعد اس اشتہار کے کوئی سر نہ اٹھائے۔ تو وہ مغلوب سمجھا جائے گا۔ فقط۔

المشتھر:۔ مرزا غلام احمد ولد مرزا غلام مرتضےٰ مرحوم رئیس قادیان عفی عنہ

(اخبار منشور محمدی بنگلور۔ جلد ۶۔ نمبر ۲۳۔ ۲۵ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ روز دوشنبہ۔ صفحہ ۲)

اعلان نامہ متعلقہ اشتہار

ہر ایک دانا پر جو طالب حق ہے۔ یہ بات واضح ہے۔ جو بعد توحید جناب باری تعالےٰ کے عمدہ تعلیم سچ بولنے اور سچ پر قائم رہنے کی ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی بزرگ نیکی ہے۔ کہ اگر انسان اپنے سب قولوں۔ اور فعلوں اور حرکتوں۔ اور سکونوں۔ اور جملہ معاملات اور موارد نیک میں بشرط نیک نیتی۔ اور اتباع امور خیر کے لازم پکڑلے۔ تو باقی سب نیکیاں بالعرض حاصل ہو جائیں گی۔ اب تمام ارباب صدق و دیانت پر روشن ہو۔ کہ اگرچہ خدا کی سب پاک کتابوں پر ہمارا ایمان ہے۔ وآمنت باللہ و رسلہ وردِ دل و زبان ہے۔

لیکن ہم عدالت اور حق کے التزام کی تعلیم محمدی میں جس کا منزل قرآن مجید اور احادیث صحیحہ ہیں۔ اس قدر تاکید شدید پاتے ہیں۔ کہ بلا شائبہ تکلف ہزارم حصہ اس کا بھی دوسری کتاب میں نظر نہیں آتا۔ وجہ یہ معلوم ہوئی۔ جو وہ خاتم الرسل ہے۔ اس کی تعلیم ان کی مکمل اور متمم دوسری کتابوں کی ہے۔ اور یہ میری بیست سالہ تحقیقات کا نتیجہ ہے۔ جو آج میں ظاہر کرتا ہوں۔ لہٰذا ایک اشتہار انعامی پانسو روپیہ کا جو ہمراہ اعلان نامہ ہذا ہے۔ مشتہر کر کے بخدمت جملہ صاحبان مسیحی و یہودی و مجوسی و آریہ سماج و عامہ پنڈتان ہنود ملتمس ہوں۔ کہ اگر کوئی صاحب میری رائے سے متفق نہ ہوں۔ تو حسب شرائط مندرجہ اشتہار کے اپنی اپنی کتاب مخصوص الرسول یا کلام الرسول سے جو اُس فرقہ میں مشتہر ہو چکی ہوں۔ تعداد مختلف اوقات کے احکام۔ اور مواعظ صدق کا پیش کریں۔ اور ہم بھی انہی شرائط کے پابند رہیں گے۔ اور شخص غالب کو حسب شرائط اشتہار اور اعلان نامہ ہذا کے کل روپیہ یکمشت دیا جائے گا۔ اور در حالت مغلوب ہونے کے ہماری طرف سے کچھ تقاضا نہیں ہو گا۔ فقط۔

المشتھر والمعلن:۔ مرزا غلام احمد۔ رئیس قادیان

(اخبار منشور محمدی بنگلور۔ ریاست میسور ۱۲۹۴ھ ص۲)

چندۂ خاص کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کی ضرورت

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ سال رواں کے لئے چندۂ خاص ۵۰۰۰۰ مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس میں سے مورخہ یکم اپریل ۱۹۴۱ء تک صرف ۵۷۶۸ روپے ۱۵ آنے ۶ پائی کی رقم وصول ہوئی ہے۔ جو کہ بجٹ کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے۔

لہٰذا عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا بقایا چندہ خاص کی جلد تر وصولی کر کے مرکز میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثیں

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

سترھویں حدیث:۔ اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْس

دولتمندی تو دل کی دولتمندی ہے۔

(۱)

ایک ہے ظاہری دولتمندی کہ کسی کے پاس لاکھوں کروڑوں روپیہ ہو۔ اموال و املاک ہوں۔ اراضی اور باغات ہوں۔ کٹڑے اور حویلیاں ہوں۔ دوسری ہے قلبی اور دل کی دولتمندی کہ کسی شخص کا دل فراخ ہو حوصلہ بلند ہو۔ ہمت عالی ہو ہاتھ تنگ ہو۔ مگر سینہ تنگ نہ ہو اب ہم نے فیصلہ کرنا ہے۔ کہ ان دونو میں سے کون دولت مند ہے۔ اور کون غریب اور مفلس ہے فیصلہ کے لئے یہ حدیث ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ لوگو تم اسے مالدار نہ سمجھو۔ جس کے پاس لاکھوں روپیہ ہے۔ مگر کنجوس ایسا کہ بھوکے کو کھانا پیاسے کو پانی ننگے کو کپڑا بیمار کو دوا اور محتاج کو خیرات کا روادار نہیں۔ کیونکہ مال تو اسی لئے ہوتا ہے۔ کہ ضروریات پر خرچ کیا جائے لیکن جو شخص دولت رکھتے ہوئے بھی ضرورت کے موقعہ پر خرچ نہیں کرتا۔ تو وہ دولت کیا ہوئی اور اس کا فائدہ کیا ہوا؟ کیا فرق ہے اس کے نوٹوں اور ردی کاغذات میں؟ اور کیا امتیاز ہے اس کے روپوں کی تھیلیوں اور کنکروں کی بوریوں میں کہ نہ وہ کام آتی ہیں اور نہ اس کا روپیہ کام آتا ہے! کیونکہ روپیہ اور رائج الوقت سکہ فی نفسہٖ کوئی نعمت نہیں۔ بلکہ اس کی ساری وقعت اور حیثیت تو اس کے شرح تبادلہ پر موقوف ہے کیا ایک ہزار روپیہ کے نوٹ کی کوئی حیثیت ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں کیونکہ وہ تو کاغذ کا ایک ٹکڑا ہے۔ جو دنیا کے کسی کام کا نہیں۔ ہاں اس کی حیثیت صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ ہزار روپیہ کی چیزوں کا بدل ہے۔ کیونکہ ہم اس سے کھانا کپڑا بستر۔ چارپائیاں کرسیاں دوائیاں کتابیں اور پھل پھول وغیرہ مختلف قسم کی ضروری اور مفید اشیاء مول لے سکتے ہیں۔ پس روپیہ اشرفی پاؤنڈ نوٹ اور ہر قسم کے رائج الوقت سرکاری سکے۔ جو بظاہر دولت کہلاتے ہیں۔ اور جن کے پاس وہ ہوں۔ انہیں دولتمند کہا جاتا ہے۔ یہ سب کے سب فی نفسہٖ نعمت و دولت نہیں۔ بلکہ چونکہ ان کے ذریعہ ہم ہر قسم کی نعمتیں اور مفید چیزیں اور ضروری اشیاء خرید سکتے ہیں۔ اور جب چاہیں حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے ان سکوں کو بھی دولت مندی کے معیار کی وجہ سے دولت کہا جاتا ہے لیکن باوجود ان کی موجودگی کے اگر کسی شخص کا دل تنگ ہو۔ اور بخل عظیم اور حرص شدید کی وجہ سے وہ ایک ایک پیسہ پر اپنی جان دیتا ہو۔ اور ایک ایک دمڑی پر مرتا ہو۔ اور چمڑی چلی جائے مگر دمڑی نہ جائے کا وہ مصداق ہو تو اس کی وہ دولت جو تھیلیوں میں بھری اور تہ خانوں میں دھری ہو۔ کس کام کی دولت ہے؟ اور کس مصرف کا مال ہے؟ اور کس قسم کی تونگری ہے؟ کیونکہ روپیہ تو اسی لئے ایک ویلیو رکھتا ہے۔ کہ اس سے ضروری چیزیں لی جاسکتی ہیں۔ اور نوٹ تو اسی لئے قیمتی ہیں۔ کہ ان سے ہر قسم کے سامان حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن جب روپوں اور نوٹوں سے چیزیں ہی نہ لی گئیں۔ اور ضرورت ہی پوری نہ کی گئی تو وہ روپیہ کیا؟ اور وہ نوٹ کیا ہوئے؟ پس کیسی صحیح ہے یہ حدیث اور کیسا سچا ہے سردار دوجہاں کا یہ فرمان کہ دولتمندی دل کی دولت مندی ہے۔ نہ کہ سربمہر تھیلیوں کی دولت مندی۔

(۲)

ایک شخص ایک کروڑ روپیہ کا مالک ہے۔ اور ہزاروں روپیہ ماہوار اس کی آمد ہے۔ مگر نہ فقیر کو اس کے دروازہ پر خیرات ملتی ہے۔ نہ سائل کو کچھ دیا جاتا ہے۔ نہ ہمسائے اس کی خیر سے مستفید ہیں۔ نہ بیماروں کو اس سے کوئی فائدہ ہے۔ نہ بیواؤں۔ یتیموں اور مسکینوں کو اس کے دروازہ سے کچھ ملتا ہے نہ رفاہ عام کے کاموں میں وہ حصہ لیتا ہے۔ نہ سکولوں اور تعلیمی اداروں کو اس کی طرف سے ایڈ ملتی ہے۔ نہ پلوں۔ سراؤں۔ کنوؤں۔ سڑکوں اور فوائد عامہ کے فنڈز اس کے عطیوں کے مشکور ہیں۔ نہ اس کے بجٹ میں مہمان نوازی کا کوئی شعبہ ہے۔ ہاں اس کی حویلیاں تہ خانوں سے اور تہ خانے صندوقوں سے اور صندوق تھیلیوں اور تھیلیاں روپوؤں اور اشرفیوں سے بھری ہوئی ہیں۔ اور ابتداء سے انتہا تک جوانی سے موت تک اس کی یہ حالت ہے۔ آخر وہ شخص مر جاتا ہے۔ اور خالی ہاتھ دنیا سے جاتا ہے۔ اور وارث آتے ہیں اور تھیلیاں کھول کھول کر خوب اڑاتے اور خرچ کرتے ہیں۔ مگر مرنے والا خسر الدنیا و الآخرۃ کا مصداق ہے۔ نہ دنیا میں اس نے مال سے فائدہ اٹھایا۔ نہ آخرت میں وہ دولت اس کے کام آئی۔ اب اس کے بالمقابل ایک اور شخص ہے۔ جو بہت امیر نہیں نہ گھر میں اس کے روپیہ جمع ہے۔ ہاں ایک سو روپیہ ماہوار اس کی آمد ہے۔ اور حالت یہ ہے کہ اس کے گھر سے فقیر کو بھی چٹکی آٹا مل جاتا ہے۔ ایک یتیم کا کھانا بھی ایک وقت کا روزانہ لگا ہوا ہے۔ محلہ کی ایک بیوہ کو بھی گاہے گاہے استعمال شدہ کپڑوں سے مدد دی جاتی ہے۔ سائل کو بھی خندہ پیشانی سے پیسہ دھیلہ دے دیا جاتا ہے۔ ہر مفید اور ضروری تحریک میں بھی حسب حیثیت حصہ لیا جاتا ہے۔ ہمسائے بھی اس کی خیر سے محروم نہیں۔ مہمانوں کا اکرام بھی کیا جاتا ہے۔ دوست بھی خوش ہیں محلہ میں کوئی غریب بیمار ہو تو دوا دارو کا انتظام کر دیا جاتا ہے غرضیکہ ٹھاٹھ گو نہیں مگر سفید پوشی بنی ہوئی ہے۔ بیوی بچے بھی چادر کے اندر پاؤں پھیلا کر گزارہ کر رہے ہیں۔ دل میں شکر اور زبان پر حمد جاری ہے۔ گو ہاتھ تنگ مگر دل فراخ ہے۔ آخر یہ شخص بھی اپنی روح اپنے پیدا کرنے والے کو سونپ کر عالم ارواح میں جاتا ہے۔ کہ دنیا میں کہرام مچ جاتا ہے۔ یتیموں مسکینوں۔ ہمسایوں اور رشتہ داروں میں ماتم کی صف بچھ جاتی ہے۔ اور اگلے جہان میں جنت کے فرشتے اور بہشت کی حوریں دروازہ پر استقبال کے لئے آکر ہاتھوں ہاتھ اس نافع الناس وجود کو عزت سے خلد بریں میں لے جاتی ہیں۔ اور وہ جسمانی اور روحانی انعامات کا ابدی وارث بن جاتا ہے۔

اب ناظرین خود ہی انصاف کریں کہ پہلا امیر مگر کنجوس حقیقی معنوں میں دولتمند ہے یا مؤخر الذکر غریب مگر سخی حقیقی مفہوم میں دولت مند ہے۔؟

تفسیر کبیر جلد خرید لیں

تفسیر کبیر کے تھوڑے سے نسخے جو قابلِ فروخت موجود ہیں۔ وہ پیشگی قیمت ادا کرنے پر ہی احباب کو مل سکیں گے۔ لہٰذا احباب کو جلدی کرنی چاہیئے۔ جو جو دوست فوراً ہی پوری قیمت نہ دے سکیں ان کے لئے یہ صورت ہو سکتی ہے۔ کہ قیمت کا کچھ حصہ وہ فوراً ہی ارسال فرما دیں تاکہ اس سے سمجھ لیا جائے۔ کہ آپ واقعی تفسیر کبیر کو خریدنا چاہتے ہیں۔ اور آپ کے لئے اسی وقت ایک کتاب کو علیحدہ کر لیا جائے گا۔ اور بقیہ قیمت جلد ہی ادا کر کے کتاب حاصل کریں۔

اب جبکہ مجلس مشاورت پر خدا تعالٰے کے فضل و کرم سے ہندوستان کی ہر جہت سے احباب شمولیت کے لئے تشریف لائیں گے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اگر دوست ان کے ہاتھ مطلوبہ تعداد تفسیر کبیر کے مطابق رقم ارسال فرما دیں تو محصول ڈاک کی کفایت ہو گی۔ اور کتاب بھی محفوظ صورت میں آپ تک پہونچ جائیگی۔

معاہدات کی پابندی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم

معاہدات کی پابندی ایک ایسا ضروری اور اہم امر ہے جس پر بہت حد تک دنیا کے امن وامان کا انحصار ہے۔ اگر باہمی عہدوں کی عزت و توقیر نہ ہو تو دنیا میں امن کا قیام ناممکن ہو جاتا ہے باہمی معاہدات قوموں کا اعتماد ہوتے ہیں اور امن اسی وقت قائم رہ سکتا ہے جب تک کہ یہ اعتماد قائم ہے۔ جب کبھی کسی قوم کی بدعہدی کی وجہ سے اس اعتماد کی عمارت کو مسمار کیا جاتا ہے اسی وقت فتنہ و فساد کی آگ بھڑک کر خرمن امن کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ چنانچہ اقوام عالم کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ قوموں کے درمیان جب بھی جنگ و جدال کا آغاز ہوتا ہے تو اس کی اکثر و بیشتر وجہ معاہدات کی عدم پابندی ہی ہوتی ہے۔

اسلام جو کہ صلح اور امن کا مذہب ہے اور جس کے لفظی معنوں میں بھی یہ حقیقت مضمر ہے کہ وہ سب قوموں کو امن کے اصول پر متحد کرنے کے لئے قائم ہوا ہے اس نے عہد کی پابندی پر خاص طور پر زور دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

(۱) یاایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود (مائدہ ع ۱) یعنی اے مسلمانو تم اپنے عہدوں کی پابندی کیا کرو۔

(۲) واوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا (بنی اسرائیل ع ۴) تم اپنے عہدوں کو پورا کیا کرو کیونکہ اس کے متعلق تمہیں اپنے خدا کے حضور جواب دینا پڑے گا۔

(۳) فبما نقضہم میثاقہم لعنّاہم وجعلنا قلوبہم قاسیۃ (مائدہ ع ۳) اس میں بنی اسرائیل کے متعلق یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ان پر لعنت وارد کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا گویا عہد کی پابندی نہ کرنا اتنا برا فعل ہے کہ اس سے انسان خدا تعالیٰ کی لعنت کا مستوجب ہو جاتا ہے اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت باقی نہیں رہتی۔

اس طرح اسلام نے معاہدہ کی پابندی کی اس قدر تاکید کی ہے۔ کہ اگر کسی غیر مسلم قوم کے ساتھ مسلمانوں کی کسی قوم کا معاہدہ ہو چکا ہو اور اس کے بعد اس غیر مسلم قوم کے خلاف کوئی دوسری مسلمان قوم اس معاہدہ کرنے والی مسلم قوم کو اپنی مدد کے لئے بلانے تو ایسے موقعہ پر معاہدہ ہو جانے کی وجہ سے یہ حکم ہے کہ وہ مسلمان قوم اس کی مدد نہ کرے اور اپنے معاہدہ پر قائم رہتے ہوئے غیر مسلم قوم کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علیٰ قوم بینکم وبینہم میثاق واللہ بما تعملون بصیر (انفال ع ۱۰) یعنی وہ مسلمان جنہوں نے ابھی ہجرت نہیں کی۔ اور کفار کے مظالم کے نیچے روندے جا رہے ہیں۔ اے مسلمانو وہ اگر کسی دینی معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر ان کی مدد کرنا فرض ہے لیکن اگر وہ کسی ایسی غیر مسلم قوم کے خلاف تمہاری مدد کے طالب ہوں جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہو چکا ہو۔ تو اس صورت میں تم اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد نہ کرو بلکہ اپنے معاہدہ پر قائم رہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری حالت کو دیکھ رہا ہے اس آیت کریمہ میں عہد کی پابندی پر اس قدر زور دیا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کرنے سے بھی روک دیا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے متعلق بہت تاکید فرمائی ہے کہ معاہدہ کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ من ظلم معاہدًا او تنقصہ او کلفہ فوق طاقتہ او اخذ منہ شیئًا بغیر طیب نفسہ فانا حجیجہ یوم القیامۃ (سنن ابو داؤد) کہ وہ مسلمان جو کسی معاہد غیر مسلم کے ساتھ کوئی ظلم کرے گا یا اسے کوئی نقصان پہنچائے گا یا اس پر کوئی ایسی ذمہ داری عائد کرے گا جو اس کی طاقت سے بڑھ کر ہو۔ یا اس کی خوشی اور رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز لے گا تو میں قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے حضور اس غیر مسلم کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کتنی زبردست تاکید ہے۔ اور آپ عہد شکنی کو کتنا برا فعل قرار دیتے ہیں۔ کہ قیامت کے دن آپ اس کی وجہ سے ایک مسلمان کے مقابلہ میں غیر مسلم شخص کی حمایت کریں گے اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے انصاف چاہیں گے۔

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معاہدہ کی پابندی کے متعلق صرف ہدایت دے دینے پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ اس معاملہ میں آپ کا عملی نمونہ اتنا زبردست اور شاندار ہے کہ اس کی مثال دوسری جگہ نہیں مل سکتی۔ چنانچہ ۶ ہجری میں حدیبیہ کے مقام پر جب آپ نے کفار کے ساتھ ایک صلح کا معاہدہ کیا اور اس کی شرائط لکھی جانے لگیں تو ان میں سے ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ "اگر کوئی مسلمان مکہ سے مدینہ جائے تو اسے واپس کیا جائے لیکن اگر کوئی مسلمان مکہ میں جائے تو وہ واپس نہیں کیا جائے گا۔" صلح حدیبیہ کی شرائط ویسے ہی مسلمانوں کے لئے سخت تھیں۔ مگر یہ شرط تو اور بھی سخت تھی۔ کیونکہ مکہ میں جو مسلمان رہتے تھے انہیں کفار سخت سے سخت ایذائیں دیتے تھے۔ تاکہ وہ کسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام سے برگشتہ ہو کر دوبارہ مشرکانہ عقائد میں ان کے ہم نوا بن جائیں۔ پس صلح حدیبیہ کی اس شرط کے یہ معنی تھے۔ کہ وہ غریب اور مظلوم مسلمان اگر کسی وقت موقعہ پا کر ظالم کفار کے پنجہ سے رہائی حاصل کریں اور مدینہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کے پاس پہنچیں تو اس شرط اور معاہدہ کی رو سے مسلمان انہیں مدینہ میں نہیں ٹھہرا سکتے تھے۔ چنانچہ عین اس وقت جب کہ یہ معاہدہ لکھا جا رہا تھا۔ ابو جندل نامی ایک مظلوم مسلمان وہاں پہ آگرگر پڑے۔ یہ ایک معزز خاندان کے فرد تھے۔ اور ایک عرصہ سے مسلمان ہو کر طرح طرح کی اذیتوں کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ کفار نے انہیں پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر قید کر رکھا تھا وہ کسی طرح موقعہ پا کر نکل بھاگے ان کے والد کا نام سہیل تھا اور یہی وہ شخص تھا جو کفار کی طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح کی شرائط طے کر رہا تھا۔ اس نے جب اپنے لڑکے کو دیکھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ شرائط صلح کی تعمیل کا یہ پہلا موقعہ ہے اس معاہدہ کے رو سے میرا لڑکا مدینہ نہیں جا سکتا۔ بلکہ اسے مکہ میں واپس جانا ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی یہ معاہدہ مکمل نہیں ہوا لیکن سہیل نے اپنی بات پر اصرار کیا اور کہا کہ یہ شرط طے ہو چکی ہے۔ دوسری طرف مسلمانوں کے دل اپنے مظلوم بھائی کی حالت اور اس کے جسم کے زخموں کو دیکھ دیکھ کر خون ہو رہے تھے وہ پہلے ہی شرائط کو بہت سخت خیال کرتے تھے مگر اس واقعہ نے ان کے دلوں کو اور بھی تڑپا دیا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف اس وجہ سے کہ معاہدہ کی یہ شرط طے ہو چکی ہے۔ ابو جندل کو یہ کہتے ہوئے واپس بھیج دیا۔ کہ یا ابا جندل اصبر واحتسب فان اللہ جاعل لک ولمن معک من المستضعفین فرجاً ومخرجاً انا قد عقدنا صلحاً وانا لا نغدر بہم۔ یعنی اے

ابوجندل صبر اور ضبط سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اور دوسرے کمزور اور مظلوم مسلمانوں کے لئے یقیناً کوئی رہائی کی راہ نکالے گا۔ بے شک تمہاری حالت کفار کے ظلموں کی وجہ سے بہت دردناک ہے۔ مگر چونکہ صلح کا معاہدہ ہو چکا ہے اس لئے ہم عہد شکنی نہیں کرتے۔

اللہ! اللہ!! معاہدہ کی پابندی کا یہ کیسا شاندار۔ اور زبردست نمونہ ہے۔ کہ ایک مظلوم مسلمان جس کا جسم زخموں سے چور ہے۔ اس کے پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں اور اس کا قصور صرف یہ ہے۔ کہ اس نے شرک سے بیزاری اختیار کر کے توحید کے عقیدہ کو قبول کر لیا ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور اپنی دردناک حالت کا اظہار کرتا ہے۔ چودہ سو جان نثاران اسلام اس وقت موجود ہیں جن کے دلوں میں جوش اور ہاتھوں میں طاقت ہے۔ مگر ایک ایسے معاہدہ کی پابندی کرتے ہوئے جو ابھی پایہ تکمیل کو بھی نہیں پہنچا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مظلوم مسلمان کو پھر کفار کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور اسے یہ نصیحت فرماتے ہیں کہ اے ابوجندل صبر کر۔ اللہ تعالیٰ نجات کی کوئی اور راہ نکال دے گا صلے اللہ علیہ وسلم۔ خاکسار ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان

جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے

عبد اللہ بن ابی اوفی رضؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑائی میں لڑائی شروع ہونے سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے لوگو لڑائی [illegible] کی کبھی آرزو نہ کرو بلکہ اللہ سے ہمیشہ خیر و عافیت ہی طلب کرتے رہو۔ ہاں جب مجبوراً تم کو لڑنا پڑے تو صبر و ثابت قدمی سے لڑو۔ اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے پھر آپؐ نے فرمایا اے اللہ اے قرآن مجید کے نازل کرنے والے اے بادلوں کے چلانے والے۔ اے فوجوں کی فوجوں کو بھگانے والے ان ہمارے دشمنوں کو بھگا دے اور ہم کو ان کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما (بخاری)

اسلام مسیحیت اور غلامی

عام طور پر ناواقف مسیحیوں کے منہ سے یہ اعتراض سننے میں آتا ہے کہ اسلام غلامی کا حامی ہے مگر اس جگہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیسیوں پاکیزہ ارشادات اور آپ کے پاکیزہ نمونہ کو شرح و بسط سے درج کرنے کی بجائے صرف ایک حدیث اس کے جواب میں درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں جو یہ ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانکم خولکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدیہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا یکلفہ فوق طاقتہ فان کلفتموھم فوق طاقتھم فاعینوھم۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام تمہارے بھائی ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کیا ہے پس اگر خدا تعالیٰ نے تم میں سے کسی کے ماتحت اس کے بھائی کو رکھ دیا ہے تو وہ شخص اس کو ویسا ہی کھانا کھلائے جیسا خود کھاتا ہے اور اسے ایسا ہی لباس پہنائے جیسے خود پہنتا ہے اور اسے ایسا کام کرنے کے لئے نہ کہے جو اس کی طاقت سے بالا ہو اور اگر کوئی ایسا کام اس کو دے تو چاہیئے کہ خود اس کام میں اس کی مدد کرے۔

پھر یہ واضح امر ہے کہ اسلام نے مختلف گناہوں کے کفارہ میں غلاموں کو آزاد کرنا ضروری قرار دیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اسلام نہ صرف غلامی کا حامی نہیں بلکہ وہ اس کے سراسر خلاف ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بہت سے مورخ اس بات کو ثابت کر چکے ہیں کہ اسلام غلامی کا نہیں بلکہ غلاموں کی آزادی کا مؤید ہے۔ اور انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ مسلمانوں نے غلاموں سے ہمیشہ وہی سلوک روا رکھا جو وہ اپنے جسم و جان سے روا رکھتے ہیں۔

ہاں اگر بنظر غور دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ جو الزام اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عیسائیوں کی طرف سے عائد کیا جاتا ہے وہی الزام مسیحیت پر عائد ہوتا ہے

عیسائیوں کا دعویٰ ہے کہ یسوع مسیح غلامی کی مخالفت میں وعظ کرتے رہے حالانکہ اس دعویٰ پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ عہد جدید کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یسوع مسیح نے خود اور ان کے جانشینوں نے غلامی کے جواز کے بارہ میں احکام نافذ کئے ہیں چنانچہ لکھا ہے:

(۱) "وہ نوکر جس نے اپنے خاوند کی مرضی جانی پر اپنے تئیں تیار نہ رکھا اور اس کی مرضی کے موافق نہ کیا بہت مار کھائے گا" (لوقا ۱۲: ۴۷)

(۲) "اے نوکرو تم ان کے جو جسم کی نسبت تمہارے خاوند ہیں اپنے دلوں کی صفائی سے ڈرتے اور تھرتھراتے ہوئے ایسے فرمانبردار رہو جیسے مسیح کے" (افسیوں ۶-۵)

(۳) "اے چاکرو کمال ادب سے اپنے خاوندوں کے تابع رہو نہ صرف نیکوں اور حلیموں ہی کے بلکہ کج مزاجوں کے بھی" (۱-پطرس ۲-۱۸)

(۴) "جتنے چاکر جوئے کے نیچے ہیں اپنے خاوندوں کو کمال عزت کے لائق جانیں" (۱-تمطاؤس ۶-۱)

ممکن ہے اس جگہ کوئی عیسائی یہ کہہ دے کہ یہاں نوکر اور چاکر کے الفاظ ہیں نہ کہ غلام کے۔ اس لئے ان عبارتوں سے عیسائیت میں غلامی کا جواز ثابت نہیں ہو سکتا۔ سو اس کے جواب میں ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ یہ تو سبھی تسلیم کریں گے کہ یہ کتابیں یا تراجم بھی اپنی اصلی زبان میں ہونے کا دعویٰ نہیں۔ اس لئے جب ہم اصل کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تمام لغت والوں نے Schleusner ۔ سے لے کر رسکاٹ اور لڈل تک اصل یونانی لفظ کے معنے Slave یعنی غلام کے کئے ہیں۔ اس لئے ہمارا یہ کہنا کہ مندرجہ بالا عبارتوں میں لفظ Servant کے معنے غلام ہی ہیں بالکل صحیح اور درست ہے۔

اس کے بعد ہم انگلستان کو لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہاں غلامی کا کیا حال رہا۔ سو یہ ایک حقیقت ہے کہ باوجودیکہ غلامی اس خطہ زمین پر موجود تھی۔ اور باوجودیکہ کلیسیا خود سب سے بڑھ کر غلام رکھتی تھی۔ غلاموں کی آزادی کے بارہ میں اس وقت تک کوئی کوشش نہیں کی گئی جب تک کہ یورپ میں سپین کے مسلمانوں کے ذریعہ اسلامی تہذیب داخل نہیں ہوئی۔ بلکہ آرک بشپ آف یارک نے غلاموں کو آزاد کرنے سے منع کر دیا۔ اور ایسی آزادی کو "زہد و تقویٰ سے گرا ہوا" بتایا۔ غلاموں کی تجارت کے لئے پہلی انگریزی مہم ۱۵۶۲ء میں جان ہاکنس کے ماتحت (یعنی پروٹسٹنٹ فرقہ کے جاری ہونے کے بعد) روانہ ہوئی۔ اور اس مہم کو تیار کرنے والے بھی پراٹسٹنٹ لوگ تھے۔ طرفہ یہ کہ ان تین جہازوں کا نام جیزس یعنی یسوع جان بپٹسٹ یعنی یوحنا بپتسمہ دینے والا اور سلیمان تھا ۱۸۳۴ء میں غلاموں سے بھرے ہوئے ایک جہاز نے جس کا ذکر رائل کمیشن نے بھی کیا ہے۔ سات سو غلام مقام پونٹا نگرا پر اتارے۔ اس جہاز کا نام یہوداہ تھا جو بائیبل میں خدا تعالیٰ کا نام ہے۔ گویا عیسائیوں نے بائیبل ناموں سے کر جو اعظم افریقہ کے لوگوں کی آزادی کو پامال کیا۔ ان کو غلام بنایا اور ان کی خرید و فروخت کی۔ پھر اسی پر بھی قناعت نہ کر کے سترھویں صدی میں بھی ایک جہاز کا نام جو غلاموں کی تجارت کے لئے مقرر تھا یسوع رکھا اور انیسویں صدی کے بھی ایک ایسے ہی جہاز کا نام یہوداہ رکھا۔ ۱۸۷۲ء میں انگلستان نے فرانس کو خاص

سے امریکہ لے جانے کی ٹھیکہ داری سے محروم کر دیا۔ اور ملکہ این نے اپنی ایک تقریر میں پارلیمنٹ میں فخریہ بیان کیا کہ وہ انگریز قوم کے لئے غلاموں کی ایک نئی منڈی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔

پھر کئی مرتبہ سکاٹ لینڈ کے فرقہ کاوینٹرز اور انگلستان کے فرقہ ڈسنٹ کے عیسائی بطور غلام بیچے گئے۔ اور جانوروں کی طرح انہیں مشقت کرنے کے لئے امریکہ کو دھکیلا گیا۔ ایسا ہی انیسویں صدی تک ہوتا رہا۔

اسی طرح دو سو سال سے اوپر گزرے ہیں کہ جارجوں کے عہد حکومت میں شاہی فوج نے بوتھ ویل کی لڑائی پر کاوینٹرز لوگوں کو شکست دی۔ اور ان کا قتل عام کیا سینکڑوں لوگوں نے زیور بچاتے ہوئے جانیں دے دیں۔ بہت سے اسیر ہوئے۔ جنہیں ایڈنبرا کے گرے فرائر چرچ میں قید کر لیا گیا۔ جہاں انہیں قریباً پانچ ماہ تک سکاٹ لینڈ جیسے سرد ملک کی کھلی ہوا میں رکھا گیا۔ جس کی وجہ سے وہ دیوانے ہو گئے اور جنہوں نے فرار ہونے کی ذرا سی بھی کوشش کی۔ انہیں گولیوں کا نشانہ بنا دیا گیا۔ صرف ۲۵۷ نفوس بچ سکے۔ ان لوگوں کو ولیم پیٹرسن نامی لیتھ کے ایک تاجر کے پاس بیچ دیا گیا اس کے پاس کراؤن نامی ایک جہاز تھا۔ اس میں بمشکل ایک سو سواریوں کی گنجائش تھی مگر اس میں یہ ۲۵۷ بے کس جو بیوع مسیح اور اپنے مذہب کے لئے لڑتے ہوئے پکڑے گئے تھے داخل کر دیئے گئے۔ اور ساتھ ہی موسم ایسا خراب کہ لیتھ کے مقام سے چل کر ۱۵ دن کے عرصہ میں بمشکل جزائر آرکنی تک پہنچے۔ اب ان کی تکالیف قابل غور ہیں۔ روشنی آرام۔ اور تمام ضروریات زندگی کا میسر ہونا ناممکن تھا۔ خوراک بہت ہی کم پاتے تھے البتہ کوڑا کرکٹ بے حد تیز سردی اور برف کی کثرت تھی۔ آخر ایک رات جزائر آرکنی نے دیکھا۔ کہ وہ جہاز ساحل کی ایک ترچھی سی چٹان سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور غریب غلام اسی جگہ موت کا لقمہ بن گئے۔

اب ذرا اکوا ڈیلی ریویو ۱۸۵۷ء کے دو اشتہارات کی عبارت بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ جن کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

(۱) "ایک حبشی لڑکا برائے فروخت عمر ۱۱ سال۔ از انگوائر دز جینا کافی ہاؤس۔ سعر یڈینڈل سٹریٹ لنڈن"

(۲) "ایک سیاہ حبشی لڑکا۔ انڈین عمر قریباً ۱۳ سال۔ ۸ ماہ حال کو پٹنی سے فرار ہوا۔ اس کے گلے میں ایک آہنی پٹہ ہے۔ جس پر یہ عبارت کندہ ہے۔ "مسکلن ان فیلڈز کی لیڈی بمرڈم فیلڈ کا حبشی غلام"۔ جو شخص اسے سر ایڈورڈ کے پاس پکڑ لا دے ایک پونڈ انعام لے گا"

یہ حالات جو صرف انگلستان کی تاریخ تک محدود ہیں بتلاتے ہیں۔ کہ مسیحیت کا بنی نوع انسان اور ابنائے وطن سے جو سلوک رہا ہے وہ نہایت ہی گھناؤنا اور قابل نفرت ہے۔ اور اس کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سلوک اور آپ کی تعلیم سے مقابلہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے نور اور ظلمت کا مقابلہ کیا جائے۔ (ماخوذ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۳/اپریل۔ ہنگری کے وزیر اعظم کاؤنٹ ٹیلیکی آج اپنے کمرہ میں مُردہ پائے گئے۔ ان کا ایک خط ملا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ موجودہ حالات میں حکومت کا کام سنبھالنا اور چلانا بہت مشکل ہو رہا ہے اس لئے میں خودکشی کرتا ہوں۔

لنڈن ۳/اپریل خیال کیا جاتا ہے کہ یوگوسلاویہ۔ ترکی اور یونان متحد ہو کر ایک دفاعی محاذ قائم کرینگے اگر یہ تینوں مل جائیں۔ تو ستر لاکھ سپاہی میدان میں لا سکتے ہیں۔

لنڈن ۳/اپریل جاپانی افسروں نے شنگھائی میں پانچ برطانی جہازوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ کہ وہ چنگلنگ میں چینی افواج کو سامان پہنچاتے تھے۔ برطانی سفیر نے سخت پروٹسٹ کیا ہے

لنڈن ۳/اپریل۔ برازیل اور ارجن ٹائن کی حکومتوں نے بھی محوری ممالک کے جہازوں پر جو ان کی بندرگاہوں میں ٹھیرے ہوئے تھے۔ قبضہ کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ میکسیکو میں ایک جرمن کالج بند کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۳/اپریل جاپان کے وزیر خارجہ آج پھر روم سے برلین آئے۔ جہاں ربن ٹراپ سے پھر ملاقات ہو گی۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ یہ بالکل غلط ہے کہ جاپان یورپ کی جنگ میں ثالث بننا چاہتا ہے

لنڈن ۳/اپریل۔ وشی ریڈیو سے برٹش گورنمنٹ پر پے در پے حملے کئے جا رہے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ ایڈمیرل ڈارلاں کی واپسی پر جرمنی و فرانس کے تعلقات استوار ہو جائینگے

لنڈن ۴/اپریل۔ اریٹریا میں مساوا کی اطالوی فوجوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ہتھیار ڈال دیں۔ امید ہے آج ان کی طرف سے جواب مل جائے گا ایک برطانی افسر سفید جھنڈا لے کر گیا اور کہا کہ برطانی افواج کا مساوا پر جلد از جلد قبضہ ضروری ہے۔ تا شہریوں کو خوراک مہیا ہو سکے۔ مساوا میں دشمن کے چالیس جہاز کھڑے ہیں۔ تین برباد کن ڈبوئے جا چکے اور ایک جرمن جہاز کو باہر ہی روک لیا گیا ہے

لنڈن ۴/اپریل۔ برطانی ہوائی جہازوں نے آج بریسٹ پر [illegible] حملہ کیا۔ یہ جرمنوں کی یوبوٹوں اور طیاروں کا زبردست اڈہ ہے۔ گذشتہ اتوار کی جب اس پر حملہ کیا گیا۔ تو مشہور جرمن جہاز شارنہارسٹ یہاں تھا۔ اور حملہ آوروں کو اس کا علم تھا۔ برطانیہ پر جرمنی کے حملے مغربی علاقہ کے ایک شہر پر بھی ہوئے۔ یہ سلسلہ چار گھنٹے جاری رہا۔ جو آگ لگی۔ وہ حملہ ختم ہونے سے پیشتر ہی بجھا دی گئی۔ لنڈن پر بھی دو بار خطرہ کا الارم ہوا۔ جانی نقصان بہت معمولی ہوا ہے۔

لنڈن ۴/اپریل مشرق بعید کے برطانی کمانڈر انچیف آج منیلا سے ہانگ کانگ روانہ ہو گئے جہاں قریباً ایک ہفتہ قیام کے بعد آپ واپس آئیں گے

ٹوکیو ۴/اپریل۔ ایک جاپانی افسر نے کہا کہ یکم اپریل کو برطانی سفیر سر رابرٹ کریگی نے جاپان کے نائب وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ اور برطانیہ و جاپان کے تعلقات پر گفتگو ہو گی سر رابرٹ نے جاپانی وزیر کو مشرقی بحیرہ روم کے حالات سے بھی آگاہ کیا۔

لنڈن ۴/اپریل آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر مینزی آج ڈبلن پہنچے جہاں آپ نے مسٹر ڈی ولیرا سے ملاقات کی

دہلی ۴/اپریل کونسل آف سٹیٹ کا بجٹ اجلاس آج ختم ہوا۔ خاتمہ سے قبل دو سرکاری بل پاس ہوئے ایک یہ کہ دہلی میں بے ڈھب عمارتیں نہ بن سکیں۔ اور دوسرا انشورنس ایکٹ میں ترمیم کا بل تھا۔

لنڈن ۴/اپریل اب یہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ جرمنی کے دو مشہور جنگی جہاز جن میں سے ایک شارنہارسٹ بھی ہے۔ بریسٹ کی بندرگاہ میں چھپے ہوئے ہیں۔ اب ان کو تلاش نہیں کرنا پڑے گا بلکہ صرف ان کے نکلنے کی نگرانی کی جائے گی برطانی طیاروں نے روٹرڈم میں تیل کے ٹینکوں پر بھی بم برسا کر سخت نقصان پہنچایا

لنڈن ۴/اپریل روم ریڈیو کہہ رہا ہے کہ اسمارہ کو اس لئے خالی کر دیا گیا۔ کہ برطانی گولہ باری سے زیادہ نقصان نہ ہو۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہاں اطالیہ کی نو آبادی فوج نے بغاوت کر دی تھی۔ اس لئے اٹلی کے ذمہ دار افسروں نے خود برطانیہ سے درخواست کی تھی۔ کہ قبضہ کر کے امن قائم کر دیا جائے۔ مساوا کی بندرگاہ کو جانے والی سڑک کو اطالوی فوج نے روک رکھا ہے۔ شاید اس کا مقصد یہ ہے کہ اطالوی جہازوں کو برباد کرنے کے لئے وقت مل جائے۔

لنڈن ۴/اپریل۔ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ اطالوی بیڑے کا دسواں حصہ برباد ہو چکا ہے۔ اس کے برباد کن جہازوں کا چھٹا بھاری کروزروں کا آدھا اور یوبوٹوں کا تیسرا حصہ برباد ہو چکا ہے۔

لنڈن ۴/اپریل برطانی فوجوں نے بن غازی کو خالی کر دیا ہے۔ اس پر فوجی حلقوں میں کوئی اچنبھا ظاہر نہیں کیا گیا۔ دراصل شمالی افریقہ میں برطانیہ کا سب سے بڑا کام یہ تھا۔ کہ مصر کو محوری طاقتوں سے محفوظ کیا جائے۔ اور جب تک مشرقی لیبیا پر برطانیہ کا قبضہ ہے۔ مصر کو کوئی خطرہ نہیں۔

لاہور ۴/اپریل پنجاب کے ریٹائر ہونے والے گورنر سر ہنری کریک کو آج دعوت دی گئی۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ پنجاب روپیہ اور آدمیوں سے برابر جنگ میں مدد دیتا رہے گا۔

لنڈن ۴/اپریل جرمن یوگوسلاویہ کے عوام میں گھبراہٹ پھیلانے کے لئے عجیب باتیں پھیلا رہے ہیں۔ ایک خبر ہے کہ ہنگری اور رومانیہ میں سے ہو کر جرمن فوجیں یوگوسلاویہ پر چڑھائی کر رہی ہیں۔ اس ملک کے لوگ ہر قسم کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ سربوں اور کروٹوں میں جھگڑا پیدا کرنے کی کوشش بھی ہو رہی ہے۔ یہ بھی خیال ہے کہ جرمنی اس پر حملہ نہیں کرے گا۔ بلکہ بلقان کے نئے حالات سے نپٹنے کی کوشش کرے گا۔

لنڈن ۴/اپریل محوری ممالک کے جہازوں پر امریکن قبضہ پر ترک اخبار بہت خوشی کا اظہار کر رہے ہیں برلن ریڈیو سے اور دوسرے براڈکاسٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کو قانوناً اس قبضہ کا کوئی حق نہیں۔ مگر امریکہ نے یہ قبضہ اس قانون کے مطابق کیا ہے جو جنگ عظیم کے موقعہ پر بنایا گیا تھا ان جہازوں کے ملاح جہازوں کو آگ لگانا چاہتے تھے۔ جس سے امریکن سامان اور بندرگاہ کو نقصان لازمی ہوتا۔ لہذا انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

کلکتہ ۴/اپریل انڈین جیوٹ ملز ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ چونکہ کام کا بہت زور ہے۔ اور بوریوں کی مانگ زیادہ ہو رہی ہے اس لئے آئندہ ہر ہفتہ ۵۴ گھنٹے ضرور کام ہوتا رہے۔

لنڈن ۴/اپریل نہر پانامہ کے علاقہ میں کولن کے اطالوی قونصل جنرل کے دفتر کی تلاشی لے کر بعض گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

حیدرآباد ۴/اپریل۔ حضور نظام نے ایک ہزار پونڈ کی رقم یونان کی امداد اور ایک ہزار لنڈن کے میئر کے فنڈ میں دیئے ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی